نمبر ۸۳۵
رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی
تذکرۃ الالہام

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ
"الفضل" قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار
ہفتہ میں تین بار
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشگی ۶/-
ششماہی ۳/۸
سہ ماہی ۱/۱۲
بیرونِ ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۱۴) — مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۲۴ء — یوم سہ شنبہ — مطابق ۱۰ محرم سنہ ۱۳۴۳ھ — جلد (۱۲)

مدینۃ المسیح

(۱) ۳۱ جولائی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیر و عافیت کا تار نہ آنے کی وجہ سے تشویش ہو رہی ہے (۲) حضرت اُم المومنین بخیریت ہیں (۳) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے تینوں گھروں میں خیریت ہے۔ امۃ الحی اب اچھی ہے (۴) حضرت میاں شریف احمدؐ صاحب کے گھر میں خیریت ہے۔ (۵) حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ مظفر احمد کا بخار گو ابھی تک بالکل نہیں ٹوٹا۔ مگر آگے سے بہت آرام ہے (۶) حضرت نواب صاحب قادیان ہی میں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ کے گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔ میاں عبد اللہ خان صاحب دو چار دن کے لئے مالیر کوٹلہ گئے تھے (۷) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب و جناب میر محمد اسحٰق صاحب مع اہل و عیال بخیریت ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی گو بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے تندرست ہیں (۸) حضرت خلیفہ اول کے خاندان میں خیریت ہے (۹) حضرت صاحب کے ساتھ جتنے اصحاب ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے گھروں میں خیریت ہے۔ چودھری علی محمد صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے (۱۰) قادیان میں آجکل قدرے ملیریا کی شکایت ہے (۱۱) گذشتہ پرچہ میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کے کراچی جانے کی اطلاع دی گئی تھی۔ جہاں جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بھی تشریف لیجانے والے تھے۔ مگر جلسہ کے ملتوی ہو جانے کی وجہ سے روانگی رک گئی ہے۔

(۱۲) [illegible]

نظم

قادیان مجھ پر فدا میں ہوں فدائے قادیان

(از جناب ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر بی اے)

میرے دل میں ہے سمائی بس ہوائے قادیاں
ہو گیا اونچا ترے دم سے لوائے قادیان

کون لیتا سر پہ ہے ناحق بلائے قادیاں
ایک میں ہوں عاشق زار اس بُتِ گلفام کا

واہ کیا شوکت ہے، کتنا رعب ہے، کیا شان ہے
دوسروں کو کیا خبر، مجھ سے حقیقت پوچھئے

لاکھ گرداب بلا میں کشتیٔ ایمان ہو
کیوں نہ پھر جی کھول کر لکھوں ثنائے قادیاں

دل لبھاتی ہے کہ دمہ کا نوائے قادیاں
کون سہتا ہے بھلا جور و جفائے قادیاں

بھا گئی ہے میرے دل کو بس ادائے قادیاں
ہے دلوں پر سکّہ فرمانروائے قادیاں

ہیں بتانِ مہ لقا۔ زیر ردائے قادیاں
پار کر دیتا ہے دم میں ناخدائے قادیاں

مع۔ واپس آگئے ہیں

ناکسوں نے افترا پردازیاں کیں سینکڑوں
پر گئے روندے بالآخر زیر پائے قادیاں

دمبدم آوازِ کُن کی آرہی ہے کان میں
نت نئے عالم کا خالق ہے خدائے قادیاں

جُستجو درکار ہے اس رہ میں اور صدقِ قدم
قصۂ عشق و محبت تا سُنائے قادیاں

کیا جمالِ غیر ۔ دامن اس پریرو کا چھوٹے
قطع کی ایّام نے مجھ پر قبائے قادیاں

تیرے دورِ معرفت میں اے مسیحائے زماں
عرش کے پائے سے ٹکرایا ہے پائے قادیاں

خاک کا ذرہ ہُوا ہم چشم مہر و ماہتاب
ہو گیا شاہوں سے بالا تر گدائے قادیاں

شرق سے تا غرب پہنچا تی ہے پیغام مسیح
صورتِ فضلِ عمر بادِ صبائے قادیاں

وحی حق نے زُلزِلَتْ زِلْزَالَھَا کی دی ندا
کیوں نہ مُتبدّل ہو پھر ارض و سمائے قادیاں

کل جو تھی گمنام بستی آج یثرب بن گئی
پھُولی جامے میں بھلا کیونکر سمائے قادیاں

اس کی صحبت میں بسر کرتا ہوں گو ہر روز و شب
قادیاں مجھ پر فدا میں ہوں فدائے قادیاں

حضرت خلیفۃ المسیح کے محض خدمت اسلام کیلئے پُر ایثار سفر ولایت کے متعلق

"پیغام صلح" کے کمینہ حملوں پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہار نفرت و ملامت

جماعت احمدیہ فیروزپور کی آواز

بروز اتوار مورخہ ۳ر ماہ اگست ۱۹۲۴ء بوقت نماز ظہر مسجد احمدیہ فیروزپور شہر میں احباب جماعت احمدیہ شہر و چھاؤنی فیروزپور کا ایک غیر معمولی اجتماع زیر صدارت جناب مرزا ناصر علی صاحب بی اے - ایل - ایل - بی وکیل امیر جماعت احمدیہ اس غرض سے منعقد ہوا ۔ کہ اخبار "پیغام صلح" مجریہ ۱۶ر ماہ جولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ کے متعلق جو متانت اور شرافت سے گرا ہوا مضمون شائع ہوا ہے اس سے اظہار نفرت کیا جاوے ۔ چونکہ اس گندے مضمون کا حال معلوم کرکے ہر ایک دوست کے دل کو سخت صدمہ پہنچا تھا ۔ اس لئے باوجود موسم کی خرابی اور بعض دیگر روکاوٹوں کے سب دوست اس اجتماع میں شامل ہوئے سب سے پہلے جنرل سکرٹری نے اغراض جلسہ بیان کیں ۔ اس کے بعد جناب پیر اکبر علی صاحب بی اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے مختصر تقریر کی اور حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے ۔

(۱) پیر اکبر علی صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی وکیل کی تحریک اور جناب منشی محمد اشرف خان صاحب کی تائید کے بعد بہ اتفاق رائے قرار پایا ۔ کہ اخبار "پیغام صلح" مجریہ ۱۶ر ماہ جولائی ۱۹۲۴ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے ۔ چونکہ اس میں ہمارے آقا و مقتدائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور تمام جماعت مبایعین پر نہایت بھونڈے اور ظالمانہ و رذیلانہ حملے کئے گئے ہیں ۔ لہذا شہر و چھاؤنی فیروزپور کے ہم سب ممبران جماعت احمدیہ اخبار مذکور کے اس ناپاک اور غیر شریفانہ رویہ پر اظہار نفرت کرتے ہیں ۔ اور تمام مہذب اور خدا ترس دنیا کے سامنے صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں ۔ اور امید کرتے ہیں کہ دوسرے مقامات کی احمدی جماعتیں بھی ہمارے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" کے اس نامعقول اور گندے رویہ پر مناسب نوٹس لینگی ۔

(۲) منشی محمد عبد اللہ صاحب کی تحریک اور صوفی علی محمد صاحب کی تائید کے بعد بہ اتفاق رائے قرار پایا کہ مرکز قادیان میں تحریک کی جائے کہ تمام جماعت مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرے کہ حضور اپنے سفر یورپ کا خرچ اپنی ذات مبارک پر نہ ڈالیں ۔ بلکہ وفد کے دوسرے معزز اور محترم اصحاب کی طرح اس رقم کو بھی اپنے خدام کی طرف سے قبول فرما کر انہیں مزید سعادت حاصل کرنے کا موقعہ دیں ۔

(۳) میاں محمد امیر صاحب کی تحریک اور منشی الٰہ بخش صاحب کی تائید کے بعد بہ اتفاق رائے قرار پایا کہ اخبار "پیغام صلح" کے اس بیہودہ مضمون کی تردید میں جو مضامین اخبار الفضل میں شائع کئے گئے ہیں ۔ ان سے ہمارے جذبات کی صحیح ترجمانی ہوئی ہے ۔

(۴) میاں محمد عثمان صاحب کی تحریک اور منشی محمد فاضل صاحب اور بہت سے دوسرے احباب کی تائید سے قرار پایا کہ ان ہر سہ ریزولیوشنوں کی نقل اسلامی اخبارات کو برائے اشاعت بھیجی جاوے ۔ والسلام

خاکسار محمد امیر عفا اللہ عنہ ۔ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع فیروزپور و علاقہ قصور ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطوط کے متعلق درخواست

جن بزرگان ملت اور احباب کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عنایت نامہ موصول ہوا ہو ۔ وہ اگر اس خط میں سے ایسا حصہ جو ساری جماعت کے لئے دلچسپی اور فرحت کا باعث ہو سکے ۔ نقل کرکے ارسال فرماویں تو نہایت شکرگذاری کے ساتھ الفضل میں شائع کیا جائیگا ۔ خاکسار ایڈیٹر الفضل قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اور حضور کے خدام کے فوٹو

جن اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے خدام کے فوٹو بوقت سفر یورپ لئے تھے ۔ وہ مہربانی کرکے ان کی تین تین کاپیاں مجھے ارسال فرماویں ۔ جنکی نہایت سخت ضرورت ہے ۔ اس میں تساہل نہ کیا جاوے ۔ خاکسار (ڈاکٹر) میر محمد اسمٰعیل ناظر اعلیٰ قادیان

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۱۲ اگست ۲۴ء

سفر یورپ کا کانٹا

مولوی محمد علی صاحب کے حلق میں

مجھے معلوم ہے۔ کہ اصحاب پیغام کو جو کرب اور تکلیف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ سے ہے وہ حد برداشت سے باہر ہے۔ مگر میرا خیال تھا کہ مولوی محمد علی صاحب خاموش ہی رہینگے۔ اور ضبط ہی سے کام لینگے لیکن آخر وہ چیخ اُٹھے۔ اور ہم نے ان کا واویلا سُن لیا۔ فرصت نہیں اور غالباً ضرورت بھی نہیں۔ مگر کسی کی جان پر بنے۔ تو انسانی ہمدردی لازم۔ ایک دو ڈوز اس لاعلاج مرض کے متعلق تجویز کرنے ہی پڑے۔

(۱)

اللہ اللہ! مولوی صاحب کس البیلے پن سے فرماتے ہیں:۔

میں جانتا ہوں۔ الفضل میں مجھے بُرا کہا جاتا ہے۔ اور دشمن سلسلہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور میاں صاحب نے بھی اس کی پیٹھ ہی ٹھونکی اور ہمارے احباب کا ذکر جلسہ سالانہ پر ان الفاظ میں کیا تھا کہ پیغامیوں سے ہوشیار رہو۔ کہ بعض وقت شیطان بھی فرشتہ کے لباس میں آجایا کرتا ہے۔ کوئی سمجھے۔ کہ یہ اسی جلسہ سالانہ کا ذکر ہے۔ حالانکہ یہ دو سال کی بات ہے۔ اور آپ ایسے انداز سے بیان فرما رہے ہیں۔ کہ درمیان میں کوئی واقعات ہی نہیں گذرے یا آپ کبھی تبلیغی سفر پر تھے۔ اور ابھی ابھی کسی جزیرہ کو اسلام میں داخل کر کے واپس آئے ہیں۔ اور حالات مرکزی سے ناواقف۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ "پیغام" نافرجام نے بیسیوں نہیں سینکڑوں مضامین اور نوٹ لکھے۔ اور جماعت احمدیہ اور ان کے امام کو بلا کسی وجہ کے کھلی کھلی گالیاں دیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنی معاندین کو رنجہ کیا۔ اور اس میں حسب معمول بہت سے مطاعن کئے۔ یہ سب کچھ تو بھول گیا۔ اور ایک فقرہ دے دیا۔ گویا اس وقت تک آپ خاموش تھے۔ اس قدر فراموش کاری یا واقعات حقہ سے غداری ایک مؤمن کی شان سے بعید ہے۔

(۲)

آپ کو شیطان کی تمثیل کی شکایت ہے۔ مگر مولوی صاحب کیا کیا جائے۔ جب آپ نے اور آپ کے رفقاء نے انہی خطوات کی پیروی کی۔ اور اسی مورث اعظم کی سنت پر گستاخی معاف عمل فرمایا۔ تو پھر اس کے نام اس کی مثال سے کیونکر احتراز ہو سکتا ہے۔

(۳)

آپ اپنے احباب سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے موزوں نہیں کہ سخت کلامی کا جواب دیں۔ مگر آپ کے احباب کی طرف سے یہ جواب ہے۔ کہ ہم آپ کے مطیع نہیں۔ آپ امام مفترض الاطاعت نہیں۔ ہم آزاد ہیں۔ آزادی رائے کا چارٹر ہمیں مل چکا ہے۔ ہم فریق مقابل کی نرمی کا نام سختی رکھ کر اسے گالیاں دینے کا بہانہ ضرور نکالیں گے۔ ہم اہل بیت مسیح موعود اور صحابہ مسیح موعود کو ضرور بے نقط سنائینگے۔ کہ ہمارے ایمان کی بہار اسی جنس گرامی سے قائم ہے۔

(۴)

خیر یہ تو امیر و مامور کے راز و نیاز کی باتیں ہونگی۔ مولوی صاحب کیا میں یہ عرض کر سکتا ہوں۔ کہ آپ نے خود بھی کبھی اپنی تحریروں پر نظر ثانی فرمائی۔ سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے آپ کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اور آپ نے پھر بھی کسی نہ کسی خطبہ جمعہ میں کسی چھوٹے سے چھوٹے مضمون میں دو چار مطاعن ضرور کر دئے۔ یہ نیش زنی گو مقتضاء طبیعت ہو مگر ہے ضرور قابل افسوس۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ سید محمد احسن صاحب امروہوی کے یہاں آنے پر آپ نے پہلے خود ہی اعلان کیا۔ کہ فریق مقابل سے سخت کلامی نہ ہو۔ بلکہ ذاتیات کا ذکر نہ ہو۔ اور پھر خود ہی اس کے خلاف کیا۔ اور ایک ایک لفظ میں وہ زہر اگلا۔ کہ اپنے تئیں سراپا دُم عقرب ثابت کر دیا۔

(۵)

دیکھئے اسی مضمون میں دو چار اتہام لگانے کے بعد کس دیدہ دلیری کے ساتھ آپ لکھ رہے ہیں۔ کہ میاں صاحب نے جماعت میں پیری مریدی کا خطرناک رنگ پیدا کر دیا ہے اور آج قادیان کا رنگ بدلا ہُوا ہے۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے بڑی جرأت سے ہر قسم کا اعتراض پیش کر دیا جاتا۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ساتھ ان کے درس سننے والے بڑی سختی سے بحث کر لیا کرتے تھے۔ اور کہاں یہ زمانہ کہ میاں صاحب مجلس میں بیٹھیں۔ تو سب لوگ پیری مریدی کے حلقہ کی طرح حلقہ قائم کر کے خاموش رہیں۔ حالانکہ نہ آپ قادیان آئے۔ نہ صحبت قدسی میں بیٹھنا کبھی نصیب ہوا۔ نہ آپ کے کسی رفیق کو۔ پھر دور سے خود ہی افترا کی ایک عمارت کھڑی کر لینی کہاں کی ایمانداری ہے۔

(۶)

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے بڑی سی جرأت سے ہر قسم کا اعتراض کرنے کا ذکر ہی کیوں کیا۔ ابتداء سے شروع کرنا تھا۔ اور سب سے پہلے اس "ذات نیکو صفات" پر درود و سلام بھیجنا تھا۔ جس نے "خداوند زمین و آسمان" کو بڑی "جرأت اخلاقی" و "قوت ایمانی" سے خطاب کرتے ہوئے علی الاعلان اپنے "علمی" اعتراض کا نشانہ بنایا تھا۔ اور وہ اعتراض ایسا ہی تھا۔ کہ آخر بقول آپ ایسے مجتہدان مخصوصی کے۔ جب کچھ جواب بن نہ پڑا۔ تو "فاخرج" ہی کہنا پڑا۔ اور ایسے کام کرنیوالے "خدمتگذار"، "معلم ذی وقار" کی پچھلی خدمات کا کچھ لحاظ نہ کرتے ہوئے اسے نکال ہی دیا۔ پھر درمیانی واقعات کو بنظر اختصار اگر چھوڑ بھی دیا جائے۔ تو پھر اس اپنے "قائد اعظم" کا ذکر فرمانا تھا۔ جس نے نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض جڑ دیا۔ یا بقول آپ کے آزادی رائے و جرأت مومنانہ سے کام لیتے ہوئے مال غنیمت کو ٹھیک تقسیم نہ کرنے کا اعتراض کر دیا۔ جس پر حضرت خاتم النبیین نے فرمایا کہ بدبخت۔ اگر میں انصاف نہ کروں گا۔ تو پھر اور کون انصاف کریگا۔ گو یہ جواب آپ کے نزدیک اس آزادی رائے اور مومنانہ جرأت" کے لئے حوصلہ افزا نہ ہو۔ بلکہ آپ کے خیال میں نعوذ باللہ حضور انور کی تنگ خیالی پر مبنی ہو۔ تاہم یہ ایک مثال تو ہے۔ پھر یزید ابن معاویہ کی ایمانی جرأت آپ کے نزدیک قابل داد ہوگی۔ جس نے آزادی رائے سے کام لیتے ہوئے اعتراض پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ اپنے خاندان کے ہادی و رہنما کے لخت جگر کو آپ کے خیال کے مطابق زبان شمشیر سے سمجھایا۔ کہ آپ غلطی پر ہیں۔ مولوی صاحب آپ کو تو اس کی برسی منانی چاہیئے۔ اور اس ایمانی جرأت اور آزادی رائے کے واحد کارپرداز کے کارنامے ہر سال ایک مجلس میں بیان کرنے چاہئیں تا آپ کے رفقاء اور ان کی اولاد کے لئے دلیل راہ ٹھہریں۔ پھر اس کے بعد مسیح موعود کی خدمت میں ہر قسم کا اعتراض کرنے کا ذکر جو آپ فرماتے ہیں۔ تو کیا اپنا اور خواجہ کمال الدین صاحب اور میاں محمد لدھیانوی ہی کا واقعہ یاد نہیں دلاتے کہ لوگ اس قدر مصیبت سے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر روپیہ بھجواتے ہیں۔ اور یہاں "بیوی صاحبہ" کے زیور بن جاتے ہیں یا قسم قسم کے لباس آتے ہیں۔ اور پھر لنگرخانہ کا خرچ اسقدر لاپرواہی اور اسراف سے ہوتا ہے کہ خون کے آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے۔ یہ اعتراضات آپ کے مشہور ہیں۔ اور میں انکی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ واقعی آپ لوگوں نے یہ اعتراض کر دئے

مگر جو جواب میاں محمد لدھیانوی کو ملا تھا۔ کیا وہ بھول گیا؟ اور پھر جو گت آپ لوگوں کی بنی۔ وہ یاد سے جاتی رہی؟ پنجابی میں ضرب المثل ہے۔ یاراں دی دُور بلا ئیاں گیاں۔

حضرت خلیفہ اول کے حلقہ درس میں اعتراضات، مولوی صاحب! کیا آپ وہی محمد علی تو نہیں۔ جن کی نسبت میرے سامنے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا۔ محمد علی کیا چیز ہے اگر میں زور سے بولوں۔ تو اس کا پیشاب نکل جائے۔ آپ کا کیا منہ تھا۔ جو خلیفہ اول رضؓ کے درس میں بولتے۔ آپ کو تو کبھی درس عام سُننا نصیب ہی نہیں ہوا۔ ہاں آپ نے ایک دفعہ کتاب پھینک دی تھی۔ اور حلقہ شاگردی سے نکل گئے۔ اور پھر قرآن مجید کے اس دریائے فیض سے جو اتنے سال جاری رہا۔ محروم رہے ہے۔

(۷)

حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت یہ کہنا کہ ان کے حلقہ شوریٰ میں خاموشی سے سر جھکائے رہتے ہیں۔ اتنا بڑا سیاہ جھوٹ ہے کہ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا۔ افسوس ہے کہ آپ کو وہ نظارہ نصیب نہیں۔ ورنہ آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ جس قدر یہ خلیفہ مفضل عمر بات بات پر مشورہ لیتا ہے۔ واللہ آج تک کسی نے مشورہ نہیں لیا۔ اور پھر جو آزادی رائے اس وقت اصحاب شوریٰ کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کا میں زندہ گواہ موجود ہوں میں کیا اٹھارہ بیس اصحاب ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی رائے آزادی سے دیتا ہے۔ اور یہ آرا ایسی وسعت قلبی سے سُنی جاتی ہیں اور اس کی اتنی بے نظیر قدر ہوتی ہے۔ کہ ہمیں خود حیرت ہوتی ہے پھر سالانہ مجلس مشاورت میں جن پاکیزہ خیالات کا اظہار حضور نے فرمایا... تمام جماعت ہائے بیرونی کے قائمقاموں کو شامل کرنا چاہا۔ وہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضور کو آزادی آراء کی کس قدر قدر ہے۔ اس مجلس مشاورت سالانہ میں جو احباب بیرونی شامل ہوئے۔ وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ کتنے اصرار سے اور کتنی توجہ سے ان کی آراء سُنی جاتی ہیں پس رجمًا بالغیب یہ کہنا کہ میرے آقا نے قوم کی آواز کو بند کر دیا محض کذب آفرینی اور افترا بافی ہے۔ جو ایک مسلمان کے لئے قابل شرم ہے۔ چہ جائیکہ اس حرکت ناشائستہ کا مرتکب وہ ہو جسے "امارت قومی" کا دعویٰ ہو۔ ذرا آپ اپنے سلوک کو اپنے دوستوں سے دیکھئے۔ اور کم از کم تین ہی مثالیں پیش کرتے۔ جو آپ کی رائے کے خلاف کوئی امر طے ہوا ہو ان بچارے ممبروں کو تو آپ کے روٹھ جانے کا اتنا خوف رہتا ہے۔ کہ وہ آپ کے خلاف کچھ کرتے ہی نہیں۔

(۸)

یہ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ جو آپ نے اپنے ایک عزیز دوست کو اتنا بھر ڈ لہوزی میں کہا۔ کہ میں میاں صاحب کے لئے چلنا پھرنا مفید سمجھتا ہوں۔ تا ان کے خیالات میں وسعت ہو۔ اور تنگ دلی گھٹے۔ گویا قادیان کی فضا بہت گندی ہے۔ یہاں روحانی قوئی نشو و نما نہیں پا سکتے۔ کہ اس کے لئے سفر یورپ تو بہتر علاج نہ ہو گا۔ اس کے لئے آپ کا تجربہ تو کچھ اور ہی ہے۔ آپ جب تک یہاں رہے یا کم از کم مسجد مُبارک کے حجرے میں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی الہی معنوں میں پکارتے رہے۔ جن معنوں میں ہم کہتے ہیں۔ اسی لئے حضرت عمرؓ اور امام حسین سے ممتاز کہا۔ اور ان بزرگوں پر آپکے مرتبہ کا قیاس کرنے سے خواجہ غلام الثقلین کے سامنے انکار کیا۔ البتہ سوجی دروازہ کی گندی نالی نے جب دماغ میں تعفن پیدا کیا۔ تو خیالات کی رَو بدل گئی۔ کفر و اسلام کا مسئلہ یورپ سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ مسئلہ تو قرآن مجید میں ہے۔ اور الحمد للہ قرآن مجید دارالامان کے ذرے ذرے میں انوار پاش ہے۔

(۹)

آپ یہ بھی کہتے جاتے ہیں۔ کہ ہمیں نکتہ چینی کا کوئی حق نہیں۔ اور پھر نکتہ چینی سے باز بھی نہیں آتے۔ بلکہ جو منہ پر آیا۔ بے سوچے سمجھے کہے جاتے ہیں۔ بغیر حالات کے مطالعہ کے کہہ دیا۔ کہ دس بارہ ہمراہی فضول ہیں۔ جناب مولوی صاحب یہ کوئی مولی گاجر کا ٹوکرا اٹھا کر بازار میں نہیں لے جانا کہ اٹھایا اور چل دئے۔ ایک دو ہانکیں لگائیں۔ اور پیسے لے کر گھر آگئے۔ یہ پانچ چھ لاکھ کی معزز اہل علم جماعت کا سردار ہے۔ جو یورپ جا رہا ہے۔ انکو وہاں اپنا جاہ و جلال دکھلانا مقصود نہیں۔ مگر جو مقصد انکے درپیش ہے۔ اس کے لئے ان تمام ہمراہیوں کی ضرورت ہے۔ اور میں تو ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس کی تفصیل بتا کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرونگا۔ مجلس شوریٰ نے اور تمام جماعتوں نے اسپر کافی غور کر لیا۔ اور ان ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے یہ سٹاف ضرورت سے بھی کم سمجھا۔ جو ہمراہی ہیں۔ ان کے متعلق جو سلسلہ کے اہم اُمور ہیں۔ ان کے لئے ان کا ذاتی ٹریننگ بھی ہو گا۔ اور وہ اپنے اپنے متعلق خدمات بھی بجا لائیں گے۔ ہر امر کا قیاس اپنی ذات پر نہیں کر لینا چاہیئے۔ آپ کیا جانیں کسی نبی کی تیار کی ہوئی جماعت کی دینی دنیوی بہتری بہبود کی کتنے صیغوں اور شعبوں پر منقسم ہے۔ اور اس کے لئے کیا کچھ کام ہوتے ہیں۔

(۱۰)

آپ کہتے ہیں۔ اتنے لمبے لمبے تار کیوں آتے ہیں مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کو بہت تکلیف پہنچی اور ابھی پہنچیگی مگر کیا کیا جائے۔ ان تاروں کی ضرورت ہے۔ آپ کو نہ وہ منصب ملا۔ اور نہ ایسی محبت کرنیوالی جان نثار جماعت آپ کو پیر مُرید۔ آقا خادم کے تعلقات کا کیا علم۔ جو باپ بیٹے بھائی بھائی سے بھی بڑھ کر ہوتے ہیں۔ آپ میرے دفتر میں آئیے۔ میں آپ کو بیسیوں خطوط دکھاؤں۔ جو بالاصرار کہہ رہے ہیں۔ کہ الفضل روزانہ کیوں نہیں کر دیتے۔ اور حضرۃ امام کا روزانہ تار کیوں نہیں آتا۔ حضور نے کمال کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے ہفتہ میں صرف ایک یا دو بار تار کو منظور فرمایا۔

(۱۱)

مولوی صاحب! آپکے نزدیک تو وہ عورت بھی مشرکہ ہو گی جو جنگ سے واپس آنے والوں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پوچھتی تھی۔ اور جب اُسے بتایا گیا۔ کہ تمہارے فلاں فلاں رشتہ دار مر گئے۔ تو اس نے کہا۔ مجھے یہ بتاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں۔

یہ شرک کا سوال بھی عجیب ہے۔ اور آپ کی توحید بھی عجیب ہے۔ خدا نے آدم کو سجدہ کا حکم دیا۔ ایک ہستی آزادی رائے اور "ایمانی جرأت" سے بول اٹھی۔ کہ اس کی تعمیل نہیں ہونے کی۔ غالبًا اس نے توحید کو خوب سمجھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جانے کیوں اس قاطع شرک کی قدر نہ کی۔ اور اِنّ علیك لعنتی الی یوم الدین کا تمغہ پہنا دیا۔

آپ لوگوں کے نزدیک تو یہ طرز عمل قابل تقلید ہے کہ اپنے ہادی اپنے رہنما اپنے مُرشد کی اولاد سے بغض و عداوت شدید رکھی جائے۔ تا کہ پیر پرستی کی لعنت میں گرفتاری نہ ہو۔

اور آزاد رائے بغیر اس کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جو اپنے رہنما سے گستاخی و دریدہ دہنی سے پیش آیا جائے۔

میں نے ایک دفعہ دوستوں کو توجہ دلائی۔ کہ جب سالانہ جلسہ پر آتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر بھی جانا چاہیئے۔ موحد ثانی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بول اُٹھے۔ کہ شرک اور قبر پرستی۔ میں نے عرض کیا۔ آپ لوگ اپنی اولاد کو وصیت کر جائیں۔ کہ کبھی آپ لوگوں کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔ اور نہ وہاں آپ کی اور اپنی مغفرت کے لئے دُعا کریں۔ کیونکہ مزار پر جانے سے تو قبر پرستی کا طوق گلے میں پڑ جائے گا۔

(۱۲)

آپ نے لکھا ہے کہ بمبئی سے تار کیوں دیا۔ خط نہیں آ سکتا تھا؟ مولوی صاحب! تار بھیجنے والا ہمارا امام۔

ہمارا مقتدا ہماری رُوحوں کا چین۔ ہمارے دلوں کا سرور۔ ہماری آنکھوں کا نور۔ اور تار کے خواہاں حضور کے وابستگان دامن۔ جو ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ جن کے لئے آپ کا ایک ایک لفظ پیغام حیات ہے آپ کو جو قولنج کا دورہ خواہ مخواہ اُٹھا ہے۔ تو کیوں؟ اگر تار اس لئے نہ آنا چاہیئے۔ کہ خط بھی آ سکتا تھا۔ تو آپ کیوں ڈلہوزی موٹر پر آئیں جائیں۔ کیا یکہ نہیں آ جا سکتا۔ اور کیا پٹھان کوٹ سے چھکڑا لاہور نہیں پہنچ جاتا۔ اور پھر کیا اس گرمی میں لاہور میں رہنے والے مر گئے ہیں۔ جو آپ کو ڈلہوزی کی برفانی چوٹیوں کے سوا کوئی جائے پناہ نہ ملی۔ اور کیا ریلوے میں تھرڈ کلاس نہیں۔ جو آپ سکینڈ کلاس کے سوا سفر ہی نہیں کر سکتے

(۱۳)

آپ نے ان فوٹوؤں کو اسراف قرار دیا۔ جو مشتاقان جمال مبارک نے سٹیشنوں پر حاصل کئے۔ اور ایک فقرہ چست کیا ہے۔ گویا بیت المقدس فتح ہو چکا ہے۔ اور آپ اس کا قبضہ لینے جا رہے ہیں مولوی صاحب! غالباً جرمسی کے رسالے میں دو لیڈیوں کی تصویریں اور ان کا خرچ تو جائز وجہ رکھتا ہے۔ جن کی وضع قطع ہی ان کے اسلام پر گواہ ہے۔

(۱۴)

آپ نے بیت المقدس پر قبضے کا جو استہزار کیا ہے۔ یہ کوئی نیا نہیں جب پہلے مسیح نے کہا کہ میرے لئے آسمان سے تخت اُترا۔ تو آپ ایسے مولویوں نے ہنسی اڑائی اور کہا کہ چند مچھلی پکڑنے والے تختوں کے مالک بننے والے ہیں۔ خوب یسوع کو خود تو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملتی اور زمین کی بادشاہت ملنے کے خواب آ رہے ہیں۔ لیکن آخر دنیا نے دیکھا کہ خدا نے جو کچھ اپنے بندے کی زبان پر فرمایا ٹھیک تھا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوا۔ اور امر اسلام مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک مکانی زمانی طور پر پھیلنا دیکھا تو جاہلوں نے تمسخر کیا کہ نماز پڑھنے کے لئے تو مسجد بنا نہیں سکتے۔ اور عزم ہے دنیا فتح کرنے کا۔ لیکن آخر تقدیر نے اپنا کام کیا۔

سو مولوی صاحب! حضرت مسیح موعود کی وحی پوری ہو گی اور ضرور ہو گی۔ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور ضرور ڈھونڈینگے۔ اسوقت استہزا کرنیوالوں کے لئے رونا اور دانت پیسنا ہو گا۔ آپ دیکھیں گے تو آپ کی اولاد دیکھیگی۔ گو وہ اولاد اگر شانئک ہو الابتر کی زد میں نہ آ گئی تو آپ پر رحمت بھیجنے والی نہ ہو گی۔ بلکہ اسی رنگ میں ہو گی جیسیں عکرمہ بن ابو جہل تھا۔ مولوی صاحب میں درخواست کروں گا کہ آپ میری تحریر کو وسعت نظر سے ملاحظ فرمائینگے۔ اور اسے مومنانہ جرأت اور آزادی رائے پر محمول فرمائینگے۔ جس کو آپ نے ہمیشہ "ضروری خیال" کیا ہے اور اسے پسند فرمایا ہے۔ آپ کا دیرینہ نیاز مند اکمل قادیان ۴

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

جہازی چھٹی یا حجازی چٹھی

بمبئی سے عدن تک کے حالات

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت کے مشاغل جہاز میں

جہاز میں سب سے بڑا شغل تو خدام کی علالت اور اپنی ناسازی طبیعت کے باوجود دوسروں کی ہمدردی اور تسلی کا تھا۔ جب بھی موقعہ ملتا۔ خدام میں آ بیٹھتے۔ اور کبھی کبھی احباب کا دل بہلانے اور غم غلط کرنے کے لئے بعض نظمیں سنتے۔ جو حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب (سابق مولوی رحیم بخش) اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سناتے۔ اور کبھی کبھی حضرت خانصاحب بھی حصہ لیتے۔ ان نظموں میں حضرت میر ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی نظم کو بہت قبولیت حاصل ہوئی ہے بار بار یہ نظم پڑھی گئی ہے۔ حقیقت میں اس نظم کا پڑھنا یا سننا محض اس لئے ہے۔ کہ تا جماعت کے جذبات قلبی کی یاد تازہ ہو کر محرک دعا ہوتی ہے۔ اس کے بعد پھر آپ کی نظم پڑھی جاتی ہے۔ اور جو سوز اور کیفیت وہ پیدا کرتی ہے۔ اس کو ہم جانتے ہیں۔ اور محسوس کرتے ہیں۔ قادیان کی محبت اور اس کے لئے کشش کا ایک زبردست جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ قادیان کے مناظر اور شعائر اللہ کی تصویریں سامنے آ جاتی ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ بعض اوقات آنکھوں سے آنسو نکل جاتے ہیں۔ اگر خدا کی رضا کیلئے یہ سفر نہ ہوتا۔ اور سلسلہ کی اہم ضروریات اور قوم نہیں دنیا کی آیندہ نجات کا سوال اس سفر سے وابستہ نہ ہوتا تو اس بلا خیز موسم میں کوئی باہر نہ نکلتا۔

یہ سفر ایک جہاد کبیر ہے۔ اور خدا کی قسم ہم دنیا سے قطع تعلق کر کے اس عزم سے آئے ہیں۔ کہ اگر اس راہ میں موت بھی آ جائے۔ تو وہ موت نہیں ابدی زندگی ہے۔ ہمارے سینہ اور قلب پتھر کے نہیں۔ ان میں انسانی جذبات اور احساسات ہیں۔ مگر حضرت امام کی اولوالعزمی نے کچھ الٰہی کیفیت پیدا کر دی ہے۔

بعض ناحق شناس سمجھتے ہونگے۔ کہ یہ سفر تفریحی شغل ہے۔ کاش وہ دیکھتے۔ اور انہیں معلوم ہوتا۔ کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کیا چیز ہے۔ جو اس کے قلب کو گھیرے ہوئے ہے۔ آرام و آسائش کا نام و نشان نہیں۔ کھانے کا کوئی انتظام نہیں۔ سونے کے لئے کوئی اطمینان نہیں مگر یہ سب کچھ خوشگوار ہے۔ اس لئے کہ حضرت امام ان تکالیف میں ہمارا شریک اور غمگسار ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ عزم احمدیت کے شاندار مستقبل کے لئے ہے۔ اور آنے والی نسلیں اسی بنیاد پر عظیم الشان قصر طیار کریں گی۔ جو یہ اُولوالعزم مغربی قوموں کے لئے حلقہ اسلام میں آنے کے لئے رکھ رہا ہے۔ اور یہی قصر عظیم آیندہ دنیا کے لئے قصر امن ہو گا۔

الغرض آپ کو جب موقعہ ملتا تو دعاؤں کے بعد آپ احباب میں آ کر بیٹھتے۔ اور ان کو تسلی دیتے۔ اور غمگساری فرماتے۔ کل ۱۷ جولائی ۱۹۲۴ء کو آپ نے بہت دیر تک نشست فرمائی۔ ظہر و عصر کی نماز کے بعد مغرب و عشا کی نماز تک بیٹھے رہے۔ پھر کھانا کھا کر آئے۔ اور رات کو کوئی ڈیڑھ بجے تک علمی مجلس منعقد رہی۔

بعد مغرب ایک لطیف تقریر ایک ہندو کے سوال پر کی۔ یہ مسٹر جوشی ایک نوجوان ہے۔ جو مکینکل انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے جرمنی جا رہا ہے۔ اس نے دو پونڈ عدن تک دے کر ایک خلاصی کی کیبن صرف سونے کو لی تھی۔ مگر وہ ان سے ایسا خائف ہوا۔ کہ ہمارے پاس مدد کے لئے آ گیا اور اب ہمارے ہی ساتھ رہتا ہے۔ کل حضرت نے حقیقی ہستی کی شناخت اور زندہ خدا پر ایمان کے صحیح طریق پر بہت لطیف تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ لوگ سماعی طور پر خدا کو مانتے ہیں۔ اور یہ ایسا ایمان نہیں ہوتا۔ کہ دلائل کے سامنے قائم رہ سکے لیکن جو ایمان معرفت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اور دلائل یقینیہ سے نبیوں کے ذریعہ ملتا ہے۔ اسے کوئی چیز جنبش نہیں دے سکتی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ صفات الٰہی کا جو ثبوت دنیا کو دیا گیا ہے۔ مختصراً اس کا ذکر کیا۔ اور اس کو خدا کی طرف سے ہدایت پانے کے لئے دعا کی تلقین کی۔ مسٹر جوشی نے بعد میں مجھ سے ذکر کیا۔ کہ فی الحقیقت مجھے ایک نیا علم ملا ہے۔

دعا کی فہرست

جن احباب نے حضرت کو دعا کیلئے رقعہ جات دیئے تھے۔ ان تمام رقعہ جات کی ایک فہرست بنائی گئی ہے۔ وہ ایک خاصی کتاب ہو گئی ہے۔ اس فہرست کے مرتب کرنے میں بھائی جی کی محنت کو دخل ہے۔ اور یہ کام انہوں نے ایسا کیا ہے۔ کہ احباب ان کیلئے خصوصیت سے دعا کریں گے۔ بذریعہ رقعہ جات جو نام طیار ہوئے ہیں۔ وہ ایک ہزار کے قریب ہیں۔ اس

کے علاوہ وہ فہرست ہے۔ جو مولوی عبدالمغنی خانصاحب نے مرتب کرکے دی تھی۔ یہ چندہ دینے والوں کی فہرست تھی۔ اور وہ بھی انہوں نے دعا ہی کے لئے دی ہے۔ حضرت نے بمبئی میں احباب کو خاص طور پر بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جنہوں نے ابھی رقعہ نہ دیا ہو۔ وہ دیدیں غرض دعا کی یہ فہرست بھی ایک تاریخی فہرست ہوگئی ہے رفقائے سفر اپنی اپنی جگہ بھی اپنے مخلص احباب کیلئے موقعہ ملنے پر دعاؤں میں مصروف ہیں ؛

حجازی کنارہ

جوں جوں ہم عدن کے قریب آ رہے ہیں۔ طبیعت میں ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اندر ہی اندر کوئی چیز کھینچتی ہے۔ ان ایام میں مدینہ کا سفر بھی کئی مرتبہ زیر بحث آیا ہے۔ خود حضرت کے دل میں اس کے لئے زبردست کشش اور جذب ہے۔ اور اب وہ یہاں سے نہیں بلکہ قادیان سے ہی پیدا شدہ ہے۔ صرف وقت کا سوال ہے۔ خدا کے فضل سے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ سرکار مدینہ کی جناب میں حاضری کا شرف عطا ہو ؛

اوم کا جھنڈا گاڑنے والے کا حشر

غالباً چودہ برس پیشتر کی بات ہے۔ پنڈت رام بھجدت چودہری جو آریہ سماج کے بہت بڑے سرگرم رکن اور پرتی ندہی سبھا پنجاب کے صدر تھے انگلستان گئے۔ جب وہ اس سرزمین میں گذرے۔ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ تو انہوں نے عدن سے گذرتے ہوئے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ مکہ معظمہ کی دیواروں پر اوم کا جھنڈا گاڑ دوں۔ اس وقت ان کے فقرہ کو پڑھ کر دل پر چوٹ لگی تھی۔ میں جانتا اور یقین کرتا تھا۔ کہ مکہ معظمہ الباطل راہ نہیں پا سکتا۔ مگر انکے اس ارادہ کو اس وقت اخبار کے ذریعہ پڑھا۔ اور آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ کہ اس کے خاندان کا ایک نور چشم شیخ عبدالرحمن قادیانی کنجروڑی انہی پانیوں پر سے گذرتے ہوئے اللّٰھم صل علی محمد پڑھتا ہے۔ اور شوق سے بھری ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ کاش رام بھجدت صاحب آج زندہ ہوتے۔ اور ان کو معلوم ہوتا۔ کہ ان کی برادری کے ۳۵ آدمی قادیان میں مکہ معظمہ کے خدا کے پرستار ہیں۔ اور اپنی عقیدت کا اظہار اپنی عملی حالت سے کر رہے ہیں خدا جو سنتا ہے۔ اور جو ایسے دعووں کو محفوظ رکھتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز دکھائے گا۔ کہ مکہ معظمہ سے جو صدا بلند ہوئی تھی۔ وہ قادیان سے گونج کر دت برادری میں اثر پیدا کرے گی ؛

میرے دت دوستو! میں نے یہ بات تمہیں اس لئے یاد دلائی ہے۔ کہ تمہارا فرض تمہیں بتا سکوں۔ تمہارے ایک باطل پرست عزیز نے الحق اور توحید کے چشمہ کو گندلا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اسی چشمہ سے تم نے آب حیات پیا ہے۔ اب اٹھو اور اس سے باقی برادری کو سیراب کردو ؛

آج حضرت کیا کر رہے ہیں

رات کو دو بجے تک حضرت نہیں سو سکے۔ اور صبح اٹھ کر خطوط لکھنے میں مصروف ہو گئے ہیں کیونکہ جہاز ۳ بجے رات کے غالباً عدن پہونچے گا۔ معلوم ہوا۔ کہ ۴۲ لفافے لکھ چکے ہیں۔ اور ابھی اور لکھنے باقی ہیں۔ مبارک وہ جن کے نام وہ خطوط ہیں۔ اس کثرت کار اور رات کی بیداری کی وجہ سے کچھ حرارت بھی ہو گئی۔ مگر ایک عزم ہے نہ تھکنے والا اور ایک دل ہے نہ رکنے والا۔ کل شام جب زوردار تقریر فرمائی۔ تو فرمایا۔ آج بھوک لگی ہے۔ کیونکہ کچھ کام کرنے کا موقعہ ملا ؛

قادیان سے محبت

میں پہلے بھی آپ کی نظم کے حوالہ سے لکھ چکا ہوں۔ کہ قادیان سے محبت کا کسقدر گہرا جذبہ آپ کے اندر ہے۔ اور وہ محض اس لئے ہے۔ کہ خدا نے اپنے لئے قادیان کو چن لیا ہے۔ اس محبت کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے احباب کو جو تعلق اور رنگ اپنے عمل میں قادیان سے محبت کا پیدا کرنا چاہیئے۔ وہ ظاہر ہے۔ حقیقت میں قادیان سے محبت ترقی ایمان کے لئے ضروری چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس کے متعلق یہاں تک فرمایا۔ کہ جو شخص قادیان میں ہجرت نہیں کرتا۔ یا کم از کم ہجرت کا خیال نہیں رکھتا۔ اس کا ایمان خطرہ میں ہے۔ پس قادیان سے محبت ہماری ایمانی ترقی کا کیوں موجب نہ ہو ؛

جہاز کے متعلق کچھ

ممکن ہے۔ بعض احباب اس کے بھی خواہشمند ہوں۔ کہ میں جہاز کے متعلق کچھ حالات لکھوں۔ مگر میں جو کل بیماری کے بستر سے اٹھا ہوں۔ نہ تو ان جزئیات کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ اور نہ اس کی ضرورت اس خط میں محسوس کرتا ہوں۔

مختصر یہ ہے۔ کہ جہاز جس پر ہم سفر کر رہے ہیں۔ اس کا نام افریقہ ہے۔ اٹالین کمپنی کا جہاز ہے۔ اور سب ملازمین اٹالی ہیں۔ ایک دو گوا کے ہندوستانی ہیں۔ جو اپنی مصیبت پر نالاں ہیں۔ افسران جہاز کا سلوک ہمارے ساتھ بہت ہی اچھا ہے۔ جہاز ۴۹۲۰ ٹن کا ہے سنہ ۱۹۰۲ء میں طیار ہوا تھا۔ گویا ۲۲ برس سے سمندر میں چلتا ہے۔ جس کپتان کے سپرد ہے۔ اس کا ۳۵ سال کا سمندری تجربہ ہے جہاز کے ملاح ۱۰۹ ہیں۔ اور اس کے علاوہ ۲۰ آفیسر ہیں۔ کل مسافر اس جہاز پر ۳۰۷ ہیں۔ جن میں سے ۲۶ درجہ اوّل کے اور ۲۲ درجہ دوم کے اور ۲۰۷ ڈیک کے ہیں۔ جہاز کا انجن ۴۵۰۰ ہارس پاور کا ہے۔ اور اس وقت بارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہا ہے۔ جہاز میں ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تمام کارکن فرض شناس اور پابند اوقات ہیں۔ برف جہاز میں طیار ہوتی ہے اور میٹھا پانی سمندر سے بنایا جاتا ہے۔ پھلوں کو تازہ رکھنے کا انتظام ہے۔ دھوبی کپڑے دھونے کے لئے موجود ہے۔ انگریز مسافر کھیل کود کا [illegible] بھی اٹھاتے ہیں۔ اور سینما بھی ہے۔ جو بعد شام انہی مسافروں کی تفریح کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اس جہاز میں سب سے عجیب چیز ہم ہیں جہاز کے مسافر اور جہاز والے حیرت سے حضرت کی شخصیت کو دیکھتے ہیں ؛

جہاز میں سب سے بڑا آدمی

میں جہاز کے ایک عہدہ دار کے پاس مندرجہ بالا انفرمیشن کے لئے گیا۔ اور میں نے اس سے انٹرویو کیا۔ میرے سوالات کے سلسلہ میں ایک سوال یہ تھا۔ کہ اس جہاز میں سب سے بڑا آدمی کون ہے۔ وہ میرے سوال کو سمجھا نہیں۔ میں نے اس کو آخر سمجھایا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ایک انڈین فرسٹ کلاس مسافر ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اس کا نام لکھ دو۔ تو اس نے کہا۔ کہ کیبن نمبر ۱۲ میں ہے۔ اس کا نام ہے

M. B. Mahmud Ahmad

اس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ میں اسی پارٹی کا آدمی ہوں۔ جہاز میں فسٹ کلاس کے ۲۶ آدمی ہیں۔ اور اپنے عہدوں کے لحاظ سے بعض بڑے آدمی ہو سکتے ہیں۔ مگر حقیقت میں بڑائی کا معیار یہ نہیں ہے۔ جو دنیا سمجھتی ہے۔ سب سے بڑی شخصیت فی الحقیقت خلیفۃ المسیح کی ہی ہے اور یہ اٹالین جہاز کے افسروں کی فطرت کا اظہار ہے۔ کہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ سب سے بڑا آدمی یہی ہے ؛

جہازی خورد و نوش کی تکالیف

کھانے پینے کے بعض عجیب تکالیف پیش آتے ہیں۔ ایک ہندو مسافر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس صرف سبزی لاؤ۔ جب وہ کھانے پر بیٹھے۔ تو نوکر ان کے سامنے کھانا لایا۔ جس میں گائے کا گوشت۔ کچھ آلو کچھ ساگ اور سبزی تھی۔ ہندو مسافر نے کہا۔ کہ میں گوشت نہیں کھاتا۔ نوکر نے کہا اچھا اس میں سے سبزی لے لو اس نے کہا۔ کہ نہیں۔ خالص سبزی لاؤ۔ وہ رکابی لیکر چلا گیا۔ اور اس میں سے بوٹیاں نکال کرنے آیا۔ اور

ہمارے ہندو دوست نے اسے کھالیا۔ حقیقت میں یہاں اس کا امتیاز بہت مشکل ہے ؛

ہندو مسلم اتحاد اور گاؤکشی

ہندوستان میں گاؤکشی ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہمارے ہندو دوست ہوٹلوں یا جہازوں میں اس سے نفرت رکھتے ہوئے بھی اسی میز پر بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ جس پر گائے کا گوشت موجود ہوتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں اس رواداری سے کام نہیں لیتے۔ اگر اس قسم کے اعتراضات چھوڑ دئے جاویں تو یقیناً باہمی منافرت اس نقطہ خیال سے دور ہو سکتی ہے۔ ایک مسلمان اگر گائے کھاتا ہے۔ تو ہندو کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہ ہو۔ اور ایک ہندو اگر خنزیر کھا رہا ہے یا جھٹکا کھاتا ہے۔ تو مسلمان اسے حرام سمجھتا ہوا بھی اس میں مداخلت نہ کرے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے خدام کا فوٹو تختۂ جہاز پر

جہاز کے ڈاکٹر کو جو ایک اٹالین صاحب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کی پارٹی کے فوٹو کا بہت شوق تھا۔ اور آج وہ کامیاب ہو گیا۔ اس نے پہلے حضرت اقدس کا فوٹو لیا۔ اور پھر آپ کا معہ پارٹی کے۔ اور بہت ہی خوش تھا۔ کہ اس نے کوئی نعمت غیر مترقبہ حاصل کی ہے۔ اور اس میں کوئی کلام بھی نہیں ؛

تہذیب اور جہالت کے نظارے

ایک طرف یورپ کی تہذیب اور اٹیکیٹ ہے۔ اسے جب انسان دیکھتا ہے۔ تو یک دفعہ اسے حیرت ہوتی ہے۔ کہ کن آداب کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف ان کی جہالت کو دیکھیں تو حیرت ہوتی ہے۔ بالکل برہنہ نہانے لگتے ہیں۔ اور ذرا بھی شرم وحیا نہیں ہوتی۔ افریقہ کے وحشیوں اور ان تہذیب کے پتلوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا ؛

کام کی مشکلات

ان حالات کو دیکھتے ہوئے جب ہم اپنے کام کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت مشکل اور کٹھن ہے۔ اور بہت سی قربانیوں کو چاہتا ہے۔ ایک طرف ان کے تمدن کی اصلاح ہمارے زیر نظر ہو گی۔ جس عیش و عشرت کے وہ دلدادہ ہیں انکی زندگی کی افتاد جس رنگ کی پڑ گئی ہے۔ اس میں تبدیلی اور اصلاح بجائے خود ایک مشکل مرحلہ ہے۔ دوسری طرف بعض وہ امور جو وحشیانہ زندگی سے مناسبت رکھتے ہیں۔ ان کو تبدیل کرنا ہے۔ صدیوں کی رسم و عادت کو ان سے چھڑانا ہے۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ وہ عرب میں اسلام کے پھیل جانے کو بھی تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ یہ آسان کام ہے۔ اور اس میں کمال نبوت نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس کا نقشہ خوب کھینچا ہے ؛

> کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
> وحشیوں میں دین کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
> پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
> معنی راز نبوت ہے اسی سے آشکار

مگر اب جو حالت دنیا کی ہو چکی ہے۔ اس کی صورت اور ہے۔ وہ اپنی جہالت کو اعلیٰ درجہ کی تہذیب و شائستگی سمجھتے ہیں۔ اور یہ اسی سلسلہ ہی کا کام انشاء اللہ ہوگا۔ کہ پھر ان کو باخدا انسان بنا دے ؛

اس مقصد کو لے کر اس طوفانی موسم اور تلاطم خیز سمندر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے باوجود اپنی صحت کی عام کمزوری کے اس سفر کا ارادہ کیا ہے۔ جس کے مختصر حالات میں نے لکھے ہیں۔ اگر تم خود ان لوگوں کے حالات کا مشاہدہ کرو۔ تو معلوم ہو۔ کہ کام کتنا مشکل اور کس قدر قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے۔ کہ اسی اولوالعزم کے ہاتھ پر وہ پیشگوئیاں پوری ہوں۔ جن کا وعدہ اس نے اپنے مرسل مسیح موعود سے کیا ہے ؛

میرے دوستو! ہم نے اپنی محبوب چیز کو جو خدا کے بعد ہمیں سب سے پیاری ہے۔ اس خطرناک موسم میں قادیان سے باہر بھیجا ہے۔ اب تم خود اپنی ذمہ واریوں کا احساس کرو اور جیسا کہ حضرت امام نے فرمایا ہے۔ دعائیں کرو۔ اور بڑی بڑی قربانیوں کے لئے طیار ہو جاؤ۔ یہ سفر جس عظیم الشان مقصد کا پیش خیمہ ہے۔ وہ تم سے بہت بڑے فدیہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فتح اسلام میں لکھا ہے۔ کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ وہ کیا ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ پس فتح اسلام کے لئے جب تک ہم میں سے ہر ایک اس فدیہ کے لئے طیار نہیں ہوگا۔ ہم مقصد سے دور رہیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ؛

(خادم عرفانی از عدن ۲۲ جولائی ۲۴ء)

نوٹ۔ میں نے اس چٹھی کو جہازی یا حجازی چٹھی لکھا ہے۔ اس لئے کہ جہاز سے لکھ رہا ہوں۔ اور اس لئے کہ حجاز کے پانیوں پر گذرتے ہوئے جہاز سے لکھ رہا ہوں۔ اس وقت مغرب کی نماز کی طیاری ہے۔ اور حضرت خط لکھ رہے ہیں ؛

اطلاع گذشتہ پرچہ پر بعض احباب کے نام وی پی ہوا ہے۔ امید ہے کہ ملیگا۔ سب دوست وی پی وصول کریں۔ اور خریدار بڑھائیں [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ

تار یا خط بھیجنے کے متعلق ضروری ہدایات

بخدمت مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

از راہ مہربانی اخبار میں احباب کی آگاہی کے لئے پھر یہ اعلان فرما دیں۔ کہ اخراجات کی بچت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ تجویز فرمائی تھی کہ بجائے اس کے کہ احباب براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھیں۔ وہ قادیان کے پتہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کے نام خطوط تحریر فرمایا کریں۔ اور اگر وہ چاہتے ہوں۔ کہ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں روانہ کیا جائے۔ تو اس پر نوٹ کر دیں۔

لیکن اگر کوئی صاحب براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تار یا خط بھیجنا چاہیں۔ تو تار کا پتہ یہ ہے:-

Hazur
Care of Coupon
London.

اور خط کا پتہ یہ ہے:-

Khalifatul Masih
Care of Messrs Thomas
Cook and Son
Ludgate Circus
London.

ان ہر دو پتوں میں کوئی تبدیلی یا کمی بیشی نہ کی جائے بعینہ یہی الفاظ ہونے چاہئیں۔ اگر اس پتہ میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ یا کوئی اور لفظ بڑھایا گیا۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں نہ پہنچ سکے۔ ٹامس کک سے حضرت خلیفۃ المسیح کا خادم جب ڈاک لینے جائے گا۔ تو وہ خلیفۃ المسیح کی ڈاک ٹامس کک سے مانگے گا۔ اگر کسی نے امام جماعت احمدیہ یا کوئی اور لفظ لکھ دیا۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ ٹامس کک کے پاس ہی رہ جائے گا۔ پس اس امر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ قادیان ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کی زندگی کا مقصد

از حضرت مولانا شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ

فرمودہ یکم اگست ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ اور ان آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ماموروں کو شناخت کرنیوالی جماعت

اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ ھُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۙ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۙ (۱۳-۱۹)

فرمایا۔ یہ آیات کریمہ جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ ان میں اس جماعت کا ذکر ہے۔ جو اپنے زمانہ کے مامور کو شناخت کر لیتی ہے۔ اور ان میں ان صفات اور علامات کا ذکر ہے۔ جو اس جماعت میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اس بات پر بصیرت کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتارا گیا ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ ان لوگوں کی طرح نہیں۔ جو آنکھوں سے اندھے ہیں ؎

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی شخص کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث فرماتا ہے۔ اور اس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ تو اسوقت وہ لوگ جو دل کی آنکھیں رکھتے ہیں اور جنکی روحانی بینائی قائم ہوتی ہے۔ وہ تو اپنے وقت کے مامور کو پہچان لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنا نور قلب کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ اس مامور کو نہیں دیکھ سکتے جو شخص ظاہری بینائی سے محروم ہوتا ہے۔ اس کو تو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ یہ اندھا ہے۔ کیونکہ ظاہری آنکھیں ہر ایک دیکھ سکتا ہے۔ اور معلوم کر سکتا ہے۔ کہ کون نابینا ہے۔ اور کون آنکھیں رکھتا ہے۔ مگر دل کی آنکھیں ہر ایک کو نظر نہیں آتیں ؎

مامور لوگوں میں تمیز کر دیتا ہے

لیکن جب مامور دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو اس وقت دونوں قسموں کے لوگوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ ان میں بھی جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ اور ان میں بھی جو حقیقی نور سے محروم ہوتے ہیں۔ جن کے قلب کی باطنی اور حقیقی آنکھیں درست ہوتی ہیں۔ وہ تو خدا کے مامور کو اس کی علامات کے ذریعے شناخت کر لیتے ہیں۔ لیکن دل کے اندھے اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ پس مامور کی بعثت کے وقت دونوں گروہ ایک دوسرے سے ممتاز ہو جاتے ہیں ؎

حقیقی سوجاکھے اور اندھے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (۲۲-۴۵) یعنی ظاہری نابینائی تو کوئی نابینائی نہیں حقیقی نابینائی دل کی نابینائی ہے۔ انہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی (۱۷-۷۲) یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اس دنیا میں جن کی ظاہری آنکھیں نہیں وہ آخرت میں بھی اسی طرح نابینا رہیں گے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ جو اس دنیا میں خدا تعالےٰ کے ماموروں کی صداقت کے نشان دیکھکر ان کو نہیں پہچانتے۔ وہ آخرت میں بھی خدا تعالےٰ کے عرفان کو نہ پا سکیں گے۔ چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا (۲۰-۱۲۵) یعنی ایسے لوگ قیامت کے دن پوچھیں گے۔ کہ اے رب دنیا میں تو ہماری آنکھیں تھیں۔ اور ہم دنیا میں ہوشیار اور چست و چالاک تھے۔ اور دنیا میں تو کماتے کھاتے تھے لیکن آج کیوں کچھ نظر نہیں آتا۔ تو خدا تعالےٰ اس کا جواب دے گا۔ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَھَا ۚ وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی (۲۰-۱۲۶) یعنی تم کو اندھا اس لئے اٹھایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں تم نے ہمارے نشانوں سے اعراض کیا۔ اور ان کو نہ دیکھا۔ پس ایسا ہی سلوک آج تم سے کیا جاتا ہے۔ اور ان انعاموں سے جو خدا تعالےٰ کے پیاروں کو مل رہے ہیں۔ تمہیں محروم رکھا گیا۔ اور خدا تعالےٰ کا عرفان اور جلال جو مومن دیکھیں گے۔ اس سے بھی تمہیں محروم رکھا جاتا ہے۔ اور یہی آخرت میں اندھا ہونا ہے۔ پس حقیقی اندھے وہ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے ماموروں کو شناخت نہیں کرتے اور ان نشانوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ جو خدا تعالےٰ کے رسولوں اور نبیوں کی شناخت کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور حقیقی بینا وہ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوؤں کو شناخت کر لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ (۱۳-۱۹) یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہیں۔ یعنی دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ وہی ہمارے نشانوں سے فائدہ اٹھاتے۔ اور ہدایت کو شناخت کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ؎

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے

مگر صرف شناخت کر لینا۔ اور ایمان لانا کافی نہیں ہوتا۔ وہ ایمان جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ وہ اس درخت کی طرح ہوتا ہے۔ جس کی جڑوں کو پانی نہ دیا جائے۔ اور وہ بہت جلد خشک ہو جائے ؎

پس ایمان کے پودے کے سر سبز رکھنے اور اس کے بڑھنے اور پھیلنے پھولنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کو نیک اعمال کا پانی دیا جائے۔ صرف اللہ تعالےٰ کے مامور کو مان لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس ایمان کے ساتھ جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کا ادا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے

جماعت احمدیہ شکر کرے

جماعت احمدیہ نے بھی خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے اپنے زمانہ کے مامور کو پہچانا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں خدا تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے اندھوں میں داخل نہیں کیا۔ جو کہ دنیا میں ہی لگے رہتے ہیں۔ اور دین کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں بصیرت اور توفیق دی۔ کہ ہم نے خدا تعالےٰ کے مسیح کو پہچانا۔ اور اس کو قبول کیا۔ اور اسکے ہاتھ پر بیعت کر کے اسکی جماعت میں داخل ہوئے۔ مگر یہ تو پہلا قدم ہے۔ اس سے وہ غرض پوری نہیں ہوتی جسکے لئے خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو کھڑا کرتا ہے

سچے متبعین کی علامتیں

منزل مقصود پر پہنچنے اور خدا تعالےٰ کے انعامات کا وارث ہونیکے لئے سات باتیں ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے ماموروں کے سچے متبعین کیلئے بطور علامات بیان فرماتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ (۱) وہ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں (۲) وہ ان رشتہ داروں کا حق ادا کرتے ہیں۔ جنکے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کا حق ادا کیا جائے۔ یعنی رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہیں (۳) وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جزا سزا کے دن سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ (۴) وہ تکالیف اور مصائب کے وقت اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے صبر کرتے ہیں (۵) وہ نماز کو قایم کرتے ہیں۔ (۶) وہ خرچ کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں پوشیدہ اور ظاہر (۷) وہ نیکیوں کے ذریعہ بدیوں کو دور کرتے ہیں ؎

ہم نے بھی خدا کے فضل سے ایک عظیم الشان مامور کو قبول کیا ہے۔ پس ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم میں بھی یہ ساتوں باتیں اکمل و اتم طور پر پائی جائیں۔

جماعت احمدیہ کا عہد خدا تعالیٰ کیساتھ

سب سے پہلی علامت جو اللہ تعالےٰ اس جماعت کے لئے بطور نشان کے بیان فرماتا ہے وہ یہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ۔ یعنی وہ اس عہد کو پورا کرتے ہیں۔ جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا۔ اور وہ اپنے عہد کو نہیں توڑتے۔ وہ کیا عہد ہے جو جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کے مامور کے ہاتھ پر کیا۔ وہ عہد یہی ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔

دنیا کی قابل افسوس حالت

اسوقت تمام دنیا اپنی دنیوی اغراض کے حصول میں مصروف ہے۔ فرداً فرداً بھی ہر ایک شخص نے اپنے دنیوی فوائد کو اپنا منزل مقصود بنایا ہوا ہے۔ اور قومی طور پر بھی دنیوی اغراض ہی مدنظر ہیں دین کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ ہندوستان کی ہی قوموں کو دیکھ لو۔ ان کی تمام کوشش دنیوی اغراض کے لئے خرچ ہو رہی ہے۔ اگر ہندو ہیں۔ تو وہ بھی سوراج کے حصول کے درپے ہیں۔ اور اگر عام مسلمان ہیں۔ تو ان کا بھی مقصد یہی ہے۔

مسیح موعودؑ کی بعثت اور مسلمانوں کی عبرتناک حالت

دیکھو ان مسلمانوں کی حالت کیسی قابل افسوس ہے۔ ایک شخص کو جو اللہ تعالےٰ نے انہیں میں سے کھڑا کیا۔ اور اپنے کلام سے اسکو مشرف کیا۔ اور بہت سے نشانات اس کے ذریعہ ظاہر کئے۔ اس نے ان لوگوں کو بتایا۔ کہ اسلام اسوقت دنیا کے حملوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ وہ مظلوم ہے۔ اور خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت کروں۔ اور اسکو نہ صرف دشمنوں کے حملوں سے بچاؤں۔ بلکہ دشمنوں کی فوجوں کو شکست دوں۔ اور اسلام کی صداقت کو دلائل اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے تمام دنیا پر ظاہر کروں۔ تا جو حق کو چاہتے ہیں۔ وہ اسکو قبول کریں۔ اور اسلام دنیا میں ترقی کرے۔ پھر اس نے نہ صرف یہ [illegible] ہی کیا۔ بلکہ عملی طور پر بھی اس کام کو کر کے دکھا دیا۔ مگر لوگ مسلمان کہلا کر اسلام کی حمایت کے لئے اس کے ساتھ شامل نہ ہوئے۔ اسلام دشمنوں کے پاؤں کے نیچے روندا گیا۔ مگر ان کے دل میں کچھ غیرت نہ پیدا ہوئی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اسلام کے اس جرنیل کی امداد کرتے۔ الٹے اسی کے مخالف ہو کر اس کے ساتھ برسر پیکار ہو گئے۔ لیکن جب ایک ہندو زادہ چرخہ لیکر کھڑا ہوا۔ اور کہا آؤ میں تمہیں ایک سال میں ہندوستان کی حکومت لے دیتا ہوں۔ تو سب اس کے پیچھے ہو گئے۔ اور اس کو اپنا امام اور پیشوا اقرار دے لیا۔ اس کے شیدائی بن گئے۔ یہ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ مسیح موعود نے ان کو دین کی طرف بلایا۔ مگر دین اور دینی ترقی ان کو مطلوب نہ تھی۔ اس لئے اسکی طرف سے انہوں نے اعراض کیا۔ مگر مسٹر گاندھی نے ان کو دنیا کی طرف بلایا۔ اور دنیا ان کو مطلوب تھی۔ اس لئے اس کے پیچھے چل پڑے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد

حضرت مسیح موعود نے دنیا کی حالت کو دیکھا۔ اور معلوم کیا۔ کہ اس وقت بڑی بیماری جس میں دنیا مبتلا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دین اور دین کی ترقی کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ اور یہ کہ لوگوں کی ساری توجہ دنیا کی ترقی کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ نے ہر ایک شخص سے جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ عہد لیا۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

ہم میں سے ہر ایک کا مقصد

پس ہم میں سے ہر ایک شخص کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کی طرح دنیا کی طرف نہ جھک جائے بلکہ دین کی ترقی اور اسلام کی اشاعت اس کا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔ ہمارے بوڑھوں کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے جوانوں کا بھی یہی۔ ہماری عورتوں کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ ہمارے زمیندار پیشہ اصحاب کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ ہمارے تاجروں کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ ہمارے صنعت پیشہ اصحاب کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ ہمارے طالبعلموں کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیئے۔

غرض ہم سب کا اصل مقصد خدمت اسلام اور ترقی اسلام ہونا چاہیئے۔ ہم دنیا کا کام کریں۔ لیکن اسکو اصل مقصد زندگی کا سمجھکر نہ کریں۔ بلکہ ہمارا اصل مقصد خدمت دین ہونا چاہیئے۔ اور دنیا کے کام صرف بطور ایک ذریعہ کے کرنے چاہئیں۔ نہ بطور اصل مقصد کے۔ پس ہمیں اس عہد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ جو ہم بیعت کرتے وقت حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے کرتے ہیں۔

ہماری اور دوسروں کی کوشش میں فرق

اگر دوسری قومیں دوسرے مقاصد کے پیچھے لگی ہوئی ہیں۔ تو ہمارا قومی مقصد صرف ایک ہی ہونا چاہیئے۔ یعنی ترقی اسلام۔ لوگ اگر سوراج حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ تو تم ان کو اپنی کوششوں میں لگے رہنے دو۔ اگر لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی حکومت ان کو حاصل ہو جائے۔ تو ان کو کوشش کرنے دو۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ نہ صرف ہندوستان پر بلکہ کل دنیا پر ہماری نہیں بلکہ اسلام کی حکومت ہو۔ اگر دوسرے لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ انگریزی حکومت سے آزاد ہوں تو انہیں اسی میں لگے رہنے دو۔ مگر ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ انگریز اسلام کے جوئے کے نیچے آجائیں۔ اور وہ جو فاتح ہیں اس طرح مفتوح ہو جائیں۔ اگر انگریز ہمارے جسموں پر حکومت کرتے ہیں۔ تو انہیں کرنے دو۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم ان کے دلوں پر حکومت کریں۔ اگر دوسری قومیں جسمانی طور پر غیر حکومتوں کے جوئے سے آزاد ہونا چاہیں۔ تو ان کو آزاد ہونے دو۔ مگر ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ دوسری قوموں کو شیطان کی حکومت سے آزاد کریں۔ اگر دوسرے لوگ ظاہری فتوحات کے درپے ہیں۔ تو انکی فتوحات انکو مبارک ہوں۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم ظاہری فاتح نہیں۔ بلکہ روحانی فاتح ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

ریویو

انگریزی جواب مضمون و خطوط نویسی

بزبان انگریزی جواب مضمون لکھنے میں طلباء کو جسقدر دقتیں سدراہ ہوتی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں خیالات اور معلومات کی قلت کی وجہ سے لڑکوں کا جواب مضمون ادھورا نکما۔ اور نہایت ہی مختصر ہوتا ہے۔ جو ممتحن کو سیر نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں ترتیب کا لحاظ نہیں ہوتا خطوط اور عرائض نویسی سے تو اکثر انگریزی دان عاری ہوتے ہیں۔ ان تمام ضرورتوں کو مدنظر رکھکر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نے اپنے زمانہ طالبعلمی (کالج لائف) میں Class work کے نوٹ جو ماسٹروں کو ڈائری میں لکھنے پڑتے ہیں۔ ان سب کو کتاب کمپوزیشن کی میں جمع کر دیا ہے۔ استادوں اور پرائیویٹ طلباء کے لئے سال بھر کا کام نہایت ترتیب وار کر کے چھاپ دیا ہے۔ مضمون نویسی پر ایسے گر اور ہدایات لکھی ہیں۔ کہ طالب علم ان کی پیروی سے جتنا لمبا مضمون چاہے۔ لکھ سکتا ہے۔ قیمت کمپوزیشن پارٹ حصہ اول جو مڈل کے طلباء کے لئے ہے۔ صرف ۸؍ حصہ دوئم جو ہائی اور کالج [illegible] صرف [illegible] علاوہ محصولڈاک۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان سے طلب کریں

اشتہارات

قابلِ قدر جرمن ادویہ

نیورا ایستھین موتی

صرف ایک شہر سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر

نیورا ایستھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہتے ہیں۔ چار مہینے میں ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے ماہ میں تین سو بوتل وصول ہوئی تھی۔ وہ دس دن میں لگ گئی۔ پھر بذریعہ تار ایک ہزار بوتل کا اور ہمیں آرڈر دینا پڑا۔ اور اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابلِ تعمیل پڑے ہیں۔ اور پانچ سو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ امید نہیں ہے۔ کہ یہ کافی ہوں چونکہ اس وقت دوا آ رہی ہے۔ فوراً درخواستیں دیجئے۔ تا دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں نیورا ایستھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوا کی خوراک نصف کر دینی چاہیئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض خنازیر سے سخت دبلے ہو گئے تھے۔ لکھتے ہیں۔ میں نے دس دن میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بیہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو شیشیاں طلب کی تھیں دوستوں ہی نے بانٹ لیں۔ جلد اور دو بوتلیں ارسال کر دیجئے ایک جگہ ایک انگریز رئیس نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر ہمیں وصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی۔ کمزوری۔ حافظہ کی کمی۔ ذیابیطس۔ دبلا پن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچہ اور بڑھاپے کے اثرات کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ایک بوتل للعہ/ ۔ تین بوتل عہ/

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی درد و بخار۔ پرانے نزلہ۔ کمر درد۔ سوئے ہاضمی کے لئے ازبس مفید ہے کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ اور امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ بی۔ ڈی۔ سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

آسی کیلسین نمبر ۳

مرض اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلسیم سالٹس کی کمی ہے چنانچہ بیس سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے۔

آسی کیلسین نمبر ۱ ان ماؤں کے لئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ آسی کیلسین نمبر ۲ ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں۔ یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مر جاتے ہیں قیمت نمبر ۱ عہ/ ۔ نمبر ۲ للعہ/ فی بکس

کالی کلورکریم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے قیمت فی ٹیوب ۱۰/

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کے صاف رکھنے اور بیماری کے روکنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ۱۲/

نیزالوز نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلے بار بار کے دورے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

یوری کیلسین جوڑوں کے درد اور گٹھیا کا نہایت مجرب علاج۔ قیمت عہ/

ملیریا کا حقیقی علاج بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے۔ جو ملیریا کو روکے۔ ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کا علاج وہ دوا ہے۔ جو مچھر کو دور کرے اور اس کے زہر کو فوراً دور کرے۔ ہماری دوا ایسکیوٹو رات کو ہاتھ منہ اور پاؤں پر چار پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا۔ اور اگر کسی وقت دوڑ کر حملہ بھی کرے۔ تو اس کے زہر کا یہ دوا دفعیہ ازالہ کر دیتی ہے۔ ملیریا کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں۔ قیمت فی ٹیوب عہ/

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

لاہور اور سہارنپور کے درمیان نمبر ۱ اپ اور نمبر ۲ ڈاؤن میل گاڑیوں کے تیسرے درجہ کے ان مسافروں پر جن کا ٹکٹ ۱۷۵ میل یا اس سے زیادہ کا ہو۔ ان سٹیشنوں کے درمیان مین لائین پر سفر کرنے میں جو پابندیاں تھیں۔ ان کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ اور آئندہ تیسرے درجہ کے مسافر اگر ان کا ٹکٹ مین لائن پر کم از کم سو میل کے لئے ہو۔ تو وہ ان گاڑیوں پر چھاؤنی پشاور اور سہارنپور کے درمیان سفر کر سکتے ہیں۔ درجہ اول و دوم کے مسافروں کے باقاعدہ ملازم حسب دستور سابق بلا روک سفر کر سکیں گے۔

ان میں (ڈاک) گاڑیوں کے ذریعہ او اینڈ آر ریلوے پر سفر کرنے میں سو میل فاصلہ کی حد میں او اینڈ آر ریلوے مین لائن کا سفر بھی شامل ہوگا۔

اے۔ ڈی۔ سٹوٹل
ٹریفک منیجر آپریشن

ٹریفک منیجرس آپریشن آفس
لاہور ۱۲ اگست ۱۹۲۴ء

وزیر تعلیم انگورہ کی زبردست کتاب

یعنی "بحرا ئمن اتشین" از خالدہ ادیب خانم وزیر تعلیم انگورہ گورنمنٹ اسے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ آپ اناطولیہ کے پہاڑ سے جنگ کو دیکھ رہے ہیں یا قسطنطنیہ میں اعلان جہاد سن رہے ہیں۔ بقول اخبار اقدام قسطنطنیہ "یہ ترکی جہاد کی بہترین تصویر اور ترک مجاہدین کی یادگار ہے" قیمت عہ/

تصانیف غازی جمال پاشا وزیر بحر ترکی و سپہ سالار افغانستان

مندرجہ ذیل سات کتابوں کی مجموعی قیمت عہ/

(۱) ترکوں کی جنگی تیاریاں (۲) ترکی اعلان جنگ (۳) مصر میں ترکوں اور انگریزوں کا مقابلہ (۴) بغاوت عربیہ یا شریف مکہ کی غداری (۵) ترکوں اور انگریزوں کی جنگ (۶) ترک انقلاب پسند (۷) جنگ بلقان

سیرت الغازی مصطفیٰ کمال پاشا (با تصویر) ترکی اور مصر سے مستند مواد فراہم کر کے ولایتی چکنے کاغذ پر یہ کتاب چھاپی گئی ہے بقول مولانا سید سلیمان ندوی ایڈیٹر "المعارف" اردو میں نہیں بلکہ عربی میں بھی اس سے بہتر کوئی موجود نہیں قیمت عہ/

اناطولیہ میں ترکوں کی فتوحات کے حالات ترکی و یونانی جنگ کے مستند واقعات اناطولی جنگ کے ترکوں کی فوجی تحریک مجاہدین اناطولیہ کے عیسائیوں پر خوفناک حملوں اور فتوحات کا فوٹو وغیرہ وغیرہ قیمت ۱۰/ ترکوں کی کہانیاں قیمت ۴/ قتل نامہ اور روس قیمت ۸/ جانباز ترک یا معرکہ دردانیال قیمت ۸/ ترک ہوا باز اور انگورہ میں ہندوستانی جاسوس قیمت ۸/ آزادی اسلام از مولانا ابوالکلام آزاد ۸/ ہندوستانی بیوی میم صاحبہ اور ہندوستانی عورت سے شادی کرنے کے نتائج قیمت ۸/ شریف النفس بمبئی کا ایک سچا واقعہ اور عبرتناک انجام ۸/ نفسانی کشمکش لکھ پتی سیٹھ کی قابل رحم حالت اور ایک عصمت فروش پارسن کے پھندے قیمت ۸/ تصویر غم مسلمان زندگی پر درد داستان قیمت ۸/ سفرنامہ انگورہ طرابلس لیڈر آف اسلام قیمت ۸/ تصنیفات غازی محمود دریا بادی کفر توڑ، سر توڑ، بت شکن، تنانج جگر، رشتہ زنار اور اسلام قیمت ۸/ ملنے کا پتہ۔ منیجر تجارت بک ایجنسی نمبر ۳ بجنور (یو۔ پی)

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

افسوس ہے۔ کہ نومبایعین کی فہرست ساتھ کے ساتھ نہ درج ہو سکی۔ اور اس میں اس قدر التوا ہو گیا۔ کہ گزشتہ سال کے بھی بہت سے نام باقی ہیں۔ اب اس نمبر کے بعد سے جہاں تک کہ سال گزشتہ کے نام درج اخبار ہو چکے ہیں۔ درج کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ ۔

اس فہرست کے اندراج کی ایک خاص غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ جماعت کو اپنی ترقی کا اندازہ کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا رہے۔ اور انہیں اپنی کوششیں زیادہ سرگرمی سے کرنے کی تحریک ہو ۔

بقیہ ماہ جون ۱۹۲۳ء

۸۸۲ غلام محمد ولد پیر محمد ضلع سیالکوٹ
۸۸۳ مستری فیض احمد صاحب ریاست جموں
۸۸۴ عصمت اللہ لاہور
۸۸۵ محمد ابراہیم ریاست پٹیالہ
۸۸۶ خورشید عالم زرگر لاہور
۸۸۷ نصیر الدین ضلع جھنگ
۸۸۸ عبدالرحمٰن سیالکوٹی ؍ قادیان
۸۸۹ یوسف خاں صاحب ؍
۸۹۰ والدہ یوسف خاں صاحب ؍
۸۹۱ چوہدری شہاب دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۹۲ زین العابدین صاحب کلکتہ
۸۹۳ محمد اسماعیل صاحب افریقہ
۸۹۴ مستری کریم بخش صاحب دہلی
۸۹۵ ہاشم علی صاحب ضلع ہوشیارپور
۸۹۶ مسمات جنت بی بی بنت نظام الدین حجام ؍ ؍
۸۹۷ مسمات رشیدہ بیگم اہلیہ ست محمد فیروز الدین احمدی ریاست جیند
۸۹۸ حسین بی بی ضلع گورداسپور
۸۹۹ محمد عالم خاں صاحب ؍ میانوالی
۹۰۰ چوہدری گوہر ؍ گورداسپور
۹۰۱ چوہدری امام بخش ؍ ؍
۹۰۲ چوہدری ابراہیم ؍ ؍
۹۰۳ چوہدری غلام حسین ؍ ؍
۹۰۴ بشیر احمد صاحب ؍ ؍
۹۰۵ نذیر احمد صاحب ؍ ؍
۹۰۶ شیر احمد صاحب ؍ ؍
۹۰۷ کریم بخش صاحب قادیان
۹۰۸ مولا بخش صاحب ؍
۹۰۹ محمد طفیل ضلع گورداسپور
۹۱۰ اللہ دین ؍ سیالکوٹ
۹۱۱ شیخ غلام نبی صاحب میانوالی
۹۱۲ نادر شاہ صاحب ضلع لاہور
۹۱۳ اہلیہ شمس الدین صاحب ؍ لدھیانہ
۹۱۴ غلام نبی ؍ سرگودہا
۹۱۵ نور محمد ؍ ؍
۹۱۶ محمد طفیل ؍ ؍
۹۱۷ محمد تقی خاں الہ آباد
۹۱۸ شیخ حسین بخش ضلع گورداسپور
۹۱۹ اہلیہ شیخ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۲۰ شیخ فضل دین ؍ ؍
۹۲۱ اہلیہ شیخ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۲۲ پسر ؍ ؍ ؍ مسمی عبدالرحمٰن ؍ ؍
۹۲۳ پسر شیخ فضل دین مسمی عبدالغفور ؍ ؍
۹۲۴ مسمات مقبول بیگم ؍ ؍
۹۲۵ رحیم بخش دہلی
۹۲۶ محمد علی ضلع متھرا
۹۲۷ عبدالکریم مظفر نگر

ماہ جولائی ۱۹۲۳ء

۹۲۸ شیخ عبدالغنی راولپنڈی
۹۲۹ منشی محمد حسین بلوچستان
۹۳۰ کامل دین ضلع شاہ پور
۹۳۱ محمد امین ؍ ؍
۹۳۲ عثمان ضلع کٹک
۹۳۳ رمضان خاں ؍ ؍
۹۳۴ عطاء الرحمٰن ؍ ؍
۹۳۵ سہورا خاں ؍ ؍
۹۳۶ عبدالمجید خاں ؍ ؍
۹۳۷ محمد صدیق حسن کلکتہ
۹۳۸ نبی حسن خاں قادیان
۹۳۹ فضل حق ضلع شیخوپورہ
۹۴۰ تاج دین ؍ گوجرانوالہ
۹۴۱ دین محمد ؍ اٹک
۹۴۲ فضل حسین فیروزپور
۹۴۳ اللہ دتا ضلع سیالکوٹ
۹۴۴ علی بخش ؍ امرتسر
۹۴۵ اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۴۶ فرزند ؍ ؍ ؍
۹۴۷ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۴۸ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۴۹ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۵۰ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۵۱ بنت ؍ ؍ ؍ ؍
۹۵۲ رحمت ؍ گورداسپور
۹۵۳ پیر بخش ضلع ہوشیارپور
۹۵۴ سکھا ضلع ؍
۹۵۵ نتھو ؍ ؍
۹۵۶ عبداللہ ولد بھلا ؍ ؍
۹۵۷ عبداللہ ولد سوندھی ؍ ؍
۹۵۸ بیرو ؍ ؍
۹۵۹ نور محمد ؍ ؍
۹۶۰ کریم بخش ؍ ؍
۹۶۱ رحمت بی بی ؍ گوجرانوالہ
۹۶۲ ستانی ؍ لاہور
۹۶۳ سبھرائی ؍ ؍
۹۶۴ عبدالواحد ؍ امرتسر
۹۶۵ عبدالغنی ؍ آگرہ
۹۶۶ مقبول شاہ ؍ ؍
۹۶۷ عبدالرحیم ؍ ؍
۹۶۸ سرفراز خاں ؍ ؍
۹۶۹ رستم خاں ؍ ؍
۹۷۰ مولوی غلام رسول ؍ شاہ پور
۹۷۱ خورشید بیگم ضلع گورداسپور
۹۷۲ اہلیہ بابو عبدالحی خاں ؍ جالندھر
۹۷۳ منشی احمد حسین ریاست پٹیالہ
۹۷۴ کریم بھائی ابراہیم بھائی راولپنڈی
۹۷۵ منشی فتح دین کرنال
۹۷۶ اہلیہ ناصر الدین ضلع لائل پور
۹۷۷ اہلیہ مصاحب خاں بہار
۹۷۸ حیات محمد خالی ضلع گورداسپور
۹۷۹ بلاول سندھ
۹۸۰ اہلیہ بلاول ؍
۹۸۱ محمد مراد ؍
۹۸۲ قاضی فیض عالم ضلع گورداسپور
۹۸۳ اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۸۴ جعفر خاں ؍ جہلم
۹۸۵ حیات ؍ سرگودہا
۹۸۶ جمال الدین ؍ ؍
۹۸۷ سلطان احمد ؍ ؍
۹۸۸ فتح دین ؍ ہوشیارپور
۹۸۹ جلال الدین ریاست پٹیالہ
۹۹۰ الٰہی بخش ضلع ملتان
۹۹۱ چوہدری اللہ دتا ؍ گوجرانوالہ
۹۹۲ ثناء اللہ ؍ ؍
۹۹۳ محمود احمد ؍ ؍
۹۹۴ چوہدری عبداللہ خاں ؍ ؍
۹۹۵ چوہدری فضل احمد ؍ ؍
۹۹۶ بشیر احمد ؍ ؍
۹۹۷ اہلیہ عبداللہ خاں ؍ ؍
۹۹۸ عطاء اللہ ؍ ؍
۹۹۹ ہدایت اللہ ؍ ؍
۱۰۰۰ رابعہ بی بی ؍ ؍
۱۰۰۱ مبارکہ بی بی ؍ ؍
۱۰۰۲ شیخ مولا بخش [illegible]
۱۰۰۳ [illegible] ؍
۱۰۰۴ الٰہی بخش ضلع ملتان
۱۰۰۵ حاجی غنی حاجی اعرابی کاٹھیاوار
۱۰۰۶ محمد ابراہیم ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۷ برکت ریاست چمبہ
۱۰۰۸ رحیم بی بی ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۹ احمد علی خاں ؍ ہوشیارپور
۱۰۱۰ محمد عالم ضلع گجرات
۱۰۱۱ جلال الدین ؍ گوجرانوالہ
۱۰۱۲ خوشی محمد ؍ ؍
۱۰۱۳ احمد الدین ؍ ؍
۱۰۱۴ امان اللہ ؍ ؍
۱۰۱۵ لدھا ؍ ؍
۱۰۱۶ نور حسین ؍ ؍
۱۰۱۷ عبداللہ ؍ ؍
۱۰۱۸ زینب بی بی ؍ جالندھر
۱۰۱۹ ابوالفخر محمد اکرام الدین جونپور
۱۰۲۰ دین محمد جلد ساز افریقہ
۱۰۲۱ محمد عمر دہلی
۱۰۲۲ عبدالسبحان بنگال
۱۰۲۳ عبدالرحمٰن کلکتہ
۱۰۲۴ اللہ دتا ضلع گجرات
۱۰۲۵ منشی ور محمد ریاست نابھہ
۱۰۲۶ ایم حسن کنجی مالابار
۱۰۲۷ غلام محی الدین ضلع اٹک
۱۰۲۸ صمد خاں ریاست سرینگر
۱۰۲۹ ایم احمد مالابار
۱۰۳۰ ثناء محمد ضلع سیالکوٹ
۱۰۳۱ شاہ محمد ؍ گجرات

ماہ اگست ۱۹۲۳ء

۱۰۳۲ شیخ انعام الدین ضلع بالیسر
۱۰۳۳ اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۴ والدہ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۵ ہمشیرہ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۶ والدہ شیخ عبداللہ ؍ ؍
۱۰۳۷ شیخ شمس الدین ؍ ؍
۱۰۳۸ بنت شیخ عبداللہ ؍ ؍
۱۰۳۹ عبدالقادر ریاست کشمیر
۱۰۴۰ بنت شیخ نیاز الدین ضلع بجنور
۱۰۴۱ مہر علی شاہ سکندرآباد
۱۰۴۲ اللہ دتا ضلع ہوشیارپور
۱۰۴۳ اہلیہ فضل احمد ؍ ؍
۱۰۴۴ دوست محمد خاں ڈاکخانہ ٹکسیلا
۱۰۴۵ احمد خاں ؍ ؍
۱۰۴۶ عبدالستار ریاست نابھہ

مختصر ضروری خبریں

ہندوستان کے حالات پر بحث لنڈن ۳۱ جولائی۔ دیوان خاص میں ہندوستان کی حالت کے متعلق بحث و تمحیص ہوئی۔ بحث کے دوران میں پر جوش تقاریر ہوئیں۔ لارڈ چیمسفورڈ نے اصلاحات کے عمل درآمد کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کا پختہ ارادہ ہے۔ کہ پنجاب میں امن و امان قائم کرے۔ دیگر مقررین میں لارڈ انچکیپ۔ لارڈ ہیرس۔ لارڈ ہیٹلن اور لارڈ کرزن بھی تھے ؛

ہندوستان میں انقلابی تحریک کو کچلنے کا اختیار لنڈن ۳۱ جولائی آج دارالامرا میں لارڈ چیمسفورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ وہ اپنی صوابدید پر قانون کا استعمال کرے۔ ... یہ کہ انقلابی تحریک کو کچلنے کیلئے گورنمنٹ حکومت ہند کی ہر ضروری کارروائی کی تائید کریگی

روس اور جرمنی میں دوستی بحال ہو گئی لنڈن ۲۹ جولائی۔ جرمنی اور روس اب پھر آپس میں دوست ہو گئے ہیں۔ آج برلن میں شرائط صلح کے ایک مسودہ پر دستخط ہو گئے۔

بے تار برقی کا تجربہ لاسلکی ٹیلیفون کے ذریعہ سے آج کل لنڈن اور سڈنی آسٹریلیا کے دارالعوام کے مابین گفت و شنید کا سلسلہ بطور تجربہ جاری ہے ؛

گاڑیوں میں لاسلکی آلات جہازوں میں مدت سے لاسلکی آلات برقی لگے ہوئے ہیں اور مصیبت کے وقت ان کے ذریعہ خبر دینے سے اور جہاز مدد کے لئے آجاتے ہیں۔ اسی قسم کی لاسلکی کا انتظام چلتی گاڑیوں میں کیا گیا ہے۔ گاڑی کی چھت پر ستون لگائے جاتے ہیں ... اور ... سے کام کیا جاتا ہے ؛

روسیوں نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے لنڈن ۱ اگست روسیوں نے معاہدہ روس اور انگلینڈ پر دستخط کر دیئے ہیں ؛

ایک فوجی ہوائی جہاز کی تباہی۔ پیرس ۳۱ جولائی۔ ایک فوجی ہوائی جہاز پیرس کے قریب "بوگلارین" کے اوپر اڑ رہا تھا۔ وہ ایک شاہراہ پر عورتوں کی ایک جماعت کے درمیان جو اس کی پرواز کو دیکھ رہی تھیں گر پڑا۔ ایک ہوا باز ہلاک دوسرے سخت زخمی ہوئے۔ حسن اتفاق سے ایک زخمی عورت صحیح سلامت ہوا باز کی ماں ثابت ہوئی ؛

حکومت ایران نے امریکن مطالبات منظور کر لئے امریکن سفیر کے قتل ہونے پر امریکہ کے مطالبات کے جواب میں حکومت ایران نے لکھا ہے۔ کہ وہ نہایت خوشی سے اس بات کو منظور کرتی ہے۔ کہ مقتول سفیر کی لاش اپنے خرچ پر امریکن جنگی جہاز تک پہنچا دے۔ حکومت کو افسوس ہے۔ کہ اس کے پاس کوئی بیڑا نہیں۔ ورنہ وہ اپنے ایک جنگی جہاز کو حکومت امریکہ کے سپرد کر دیتی۔ کہ وہ لاش کو منتقل کرنے کے لئے اس سے کام لے۔ یہ امر بھی زیر غور ہے۔ کہ مقتول کی بیوہ کے لئے ایک خون بہا تجویز کیا جائے۔ حکومت ایران تمام امریکن شہریوں کی حفاظت کا ذمہ لیتی ہے۔ اور منظور کرتی ہے۔ کہ سفارت خانہ کا فوجی دستہ بڑھا دیا جائے۔ جیسا کہ مطالبہ کیا گیا ہے ؛

مسٹر محمد علی کا فسادات دہلی کے متعلق اعلان مسٹر محمد علی صاحب صدر انڈین نیشنل کانگرس نے ایک اخباری نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں فسادات کے بارہ میں فرمایا۔ میں ابھی کسی قسم کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک بات بالکل صاف ہے۔ میں نہایت شرمسار ہوں۔ اور اپنی شرمساری الفاظ میں ظاہر نہیں کر سکتا کہ میرے ہم مذہبوں نے عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھایا اور ایک عبادت گاہ کو نقصان پہنچایا۔ مجھے کہا گیا ہے کہ یہ سخت اشتعال کا باعث تھا۔ مگر میرے خیال میں سخت سے سخت اشتعال بھی اس ناواجب فعل کی وجہ نہیں ہو سکتا ... مسلمان عورتوں پر بھی حملہ کیا گیا۔ مگر اس کی وجہ سے بھی ہندو عورتوں پر ... نہیں کیا جانا چاہیئے تھا۔ ہندو گنڈوں کی مذمت میں ہندو بھائیوں پر چھوڑتا ہوں ؛

مالابار میں موپلوں پر تازہ مصیبت سیٹھ یعقوب حسن نے حسب ذیل تار مسٹر شوکت علی صدر مجلس کو بھیجا ہے۔ مالابار کے ... نے پہلے سے بھی بدتر حالت کر دی ہے۔ ہزاروں باشندے بے خانماں ہیں۔ ان کے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں۔ امداد کے لئے کافی روپیہ کی ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے ہندوستان لنکا میں تمام کارکنوں سے درخواست کیجئے۔ کہ وہ بلا تاخیر تمام کام چھوڑ کر اس کام کو شروع کریں ؛

باغیان خوست میں امیر شیر علی کا پوتا بغاوت خوست کے متعلق مندرجہ ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہو۔ کہ ایک افغان سردار عبدالکریم خان اپنی جائے سکونت سے کئی روز سے غائب ہے اور خوست کی افواہوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ باغیوں میں امیر شیر علی خاں کا پوتا بھی ہے۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ سردار عبدالکریم خاں ہی ہے۔ عبدالکریم خاں ایوب خان کا لونڈی سے لڑکا ہے۔ سردار مذکور نے اس کو نکال دیا تھا کیونکہ وہ کسی کام کا نہ تھا۔ اور تمام افغانی قوم کے لئے ذلت کا باعث تھا۔ حکومت اس کو ۸۰ روپیہ وظیفہ دیتی تھی یہ کتنے سالوں سے سخت بد چلن ہو رہا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں انصاف سے بچنے کے لئے غائب ہو گیا۔ واپسی پر حکومت اسے فیض آباد مراد آباد اور بنارس کے جیلوں میں نظر بند کرنے پر مجبور ہوئی۔ بعد ازاں اس کو تحریری شرط پر رہا کر دیا گیا کہ وہ نیک چلن رہے گا۔ اور بنارس سے بے اجازت نہ جائیگا۔ جونہی کہ حکومت کو اس کے بھاگنے کی اطلاع ملی۔ برطانی سفیر مقیم کابل کو فہمائش کی گئی۔ کہ حکومت افغانستان کو اطلاع دیدے

بنگال کی خفیہ سوسائٹی کا خطرناک اعلان کلکتہ کے متعدد حکام خصوصاً پولیس کے افسروں کو نام بنام حسب ذیل تنبیہی اعلان موصول ہوا ہے۔ جو کوئی اپنے کسی عمل یا ردعمل سے ہمارے ساتھیوں کے کاموں میں جس وقت وہ برسر عمل ہوں۔ یا کام کر کے واپس آ رہے ہوں رکاوٹ ڈالے گا۔ یا اس وقت جب کہ ہمارا کوئی ساتھی حکومت کے ہاتھ میں آجائے۔ یا حکومت کو جارحانہ کارروائیوں کے لئے اشتعال دے رہا ہو۔ اگر کوئی شخص اس ملک کی موجودہ حکومت کی اعانت حکومت سے مقدمات کے کاغذات لیکر یا گرفتاریوں کی موافقت میں شہادتیں دے کر یا کسی اور طریقہ سے کرے گا۔ وہ ہمارے ملک کے بہترین مفاد کا دشمن شمار کیا جائیگا۔ اور جس لمحہ کوئی شخص ایسی حرکت کرے گا۔ وہ ہماری طرف سے قابل ملامت سمجھا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ اسی مناسبت سے سلوک کیا جائے گا۔ صدر بہ اجلاس کونسل "سرخ" بنگال ؛

سیلاب زدہ علاقوں کا نقصان مدراس۔ میسور۔ ٹراونکور اور کوچین کے سیلاب زدہ علاقوں کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ کل نقصان پانچ اور دس کھرب کے درمیان ہے ؛

دن میں ستارا ۳۰ جولائی کو صبح نو بجے کے قریب دہلی میں نہایت صاف شفاف آسمان میں ایک ستارہ دیکھا گیا ؛

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا